مرزا طاہر کا چیلنج مباہلہ

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

یورپ کی فضاؤں میں قادیانیوں کی ذلّت و رسوائی کا دلچسپ اور عبرتناک نظارہ۔

مرتّب :
(سفیرِ ختمِ نبوّت) مولانا منظور احمد چنیوٹی

شائع کردہ : اِنٹرنیشنل ختمِ نبوّت مووُمنٹ لندن

مرزا طاہر کا چیلنج مُباہلہ

لو آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا

یورپ کی فضاؤں میں قادیانیوں کی ذلّت و رسوائی کا
دلچسپ اور عبرتناک نظارہ۔

مرتب:
(سفیرِ ختمِ نبوت) مولانا منظور احمد چنیوٹی

شائع کردہ: انٹرنیشنل ختمِ نبوت مومنٹ لندن

مرزا طاہر کا بیان

میں دیکھ رہا ہوں خداوند کی بڑی پکڑ پاکستانی قوم پر آنیوالی ہے

جنرل ضیاء میرے مباہلے کا شکار ہوا۔ جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس سے مرزا طاہر احمد کا خطاب

لندن (پ ر) امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے مخالفین احمدیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ ان میں سے بیشتر خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آ چکے ہیں انہوں نے اپنے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کے مباہلہ کے چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کئی دشمنان مباہلہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ جنرل ضیاء الحق سابق صدر پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انکے انجام سے کون واقف نہیں۔ میں نے ضیاء الحق کو خبردار کرتے ہوئے کہا تھا خدا کی قسم جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئیگا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔ خدا کی تقدیر تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی تمہارے نام و نشان مٹا دیئے جائیں گے اور تمہیں دنیا ذلت و رسوائی سے یاد کریگی" افسوس اس نے اس وارننگ کا کوئی نوٹس نہ لیا اور اپنی ظالمانہ پالیسی نہ بدلی۔ اب جو حادثہ ہوا اس میں ضیاء الحق کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہوا میں بکھر گئے اور صرف مصنوعی دانتوں کا ایک ڈھانچہ دستیاب ہوا جو دفن کیا گیا۔ اس طرح ایک شان کیساتھ یہ پیشگوئی پوری ہوئی میں کسی تعلی کے طور پر یہ باتیں بیان نہیں کر رہا حق تو یہ ہے کہ ہمیں تو دشمن کی موت پر بھی ایک دکھ ہوتا ہے اسلئے آپکو دعا کرنی چاہیے کہ خدا تعالیٰ اس قوم کی آنکھیں اب کھول دے اور وہ خدا تعالیٰ کی مزید ناراضگی مول نہ لیں کیونکہ اگر انہوں نے ظلم سے ہاتھ نہ اٹھایا تو عنقریب مزید عذاب انکا مقدر ہو گا۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی پکڑ آنے والی ہے۔...... مولوی منظور احمد چنیوٹی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "پہلے تو یہ مولوی مختلف حیلے بہانے تلاش کرتے ہوئے مباہلہ سے فرار حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا آخر کار پکڑا گیا" روزنامہ جنگ لاہور ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۸ء کے مطابق اس نے مباہلہ کا چیلنج قبول کرتے ہوئے مسلم کالونی ربوہ میں ختم نبوت کانفرنس کے اختتام پر اعلان کیا کہ "میں نے ۱۵ ستمبر ۸۸ کو مرزا طاہر احمد کے مباہلے کا چیلنج قبول کیا ہے۔ میں اس اسٹیج سے اعلان کرتا ہوں کہ میں تو ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء تک زندہ رہونگا تاہم قادیانی جماعت اسوقت تک زندہ نہیں رہے گی۔" مرزا طاہر نے کہا کہ اسکی اس تعلی کے جواب میں میں نے ۱۵ نومبر ۱۹۸۸ء کو اپنی خطبہ میں کہا کہ انشاء اللہ ستمبر آئیگا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے اور زندگی کے ہر میدان میں پہلے سے بڑھ کر زندہ ہو چکی ہے۔ منظور چنیوٹی اگر زندہ رہا تو اسکو ایک ملک بھی ایسا دکھائی نہیں دیگا جس میں احمدیت مر گئی ہو، میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا چاہے ادھر سے ادھر ہو جائے خدا کی خدائی میں یہ بات ممکن نہیں کہ منظور چنیوٹی سچا ثابت ہو اور میں جھوٹا نکلوں۔" اس پر اس "جھوٹے مولوی" نے پھر ایک پینترا بدلا اور یہ اعلان کیا کہ منظور احمد چنیوٹی نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء تک صرف مرزا طاہر احمد کے ختم ہونے کی بات کی تھی ساری قادیانی جماعت کی نہیں۔" (جنگ لاہور ۳۰ جنوری ۱۹۸۹ء) مرزا طاہر احمد نے کہا دیکھیں اس مولوی کے دعویٰ کے مطابق تو میں ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء تک مر چکا ہوں اس طرح اسکا دوسرا اعلان بھی جھوٹا نکلا اور آپ لوگ سب گواہ ہیں یہ مولوی جھوٹا ہے اور قیامت تک جھوٹا رہیگا۔

(روزنامہ جنگ لندن) جمعرات ۳ اگست ۱۹۹۵ء جلد ۲۴

مقدمہ

از مناظر اسلام حضرت علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ العالی

قادیانیوں کی مباہلہ میں الحاد کی نئی راہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ الحمد للہ وحدہ والصلوۃ و السلام

علیٰ من لا نبی بعدہ و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد

اہل علم پر مخفی نہیں کہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے دیگر کئی آیات الٰہیہ میں ملحدانہ تحریف کی اور ختم نبوت جیسے قطعی عقیدے کو ان کے اصل اسلامی معنی سے نکال کر متوازی شرح مہیا کی' اسلام کا موضوع مباہلہ بھی اس کی ظالمانہ دستبرد سے بچ نہ سکا۔ مباہلہ اعتقادی جھوٹ پر اڑنے والے کے لیے ایک خدائی مار کی دعوت ہے جو ایک عذاب الٰہی کی شکل میں پڑتی ہے' یہ خدا کے جلال کی ایسی تلوار ہے کہ دنیا کے اسباب و وسائل کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا' اس میں کسی سازش کے احتمال کو راہ نہیں ملتی' یہ صحیح ہے کہ اتنے واضح آسمانی فیصلہ کے بغیر حق کے مقابلہ میں باطل کی یہ ضد ٹوٹتی بھی نہیں۔

دنیا میں حق و باطل کا معرکہ ہمیشہ سے چلا آرہا ہے' غلط کاروں کے لیے اصل سزا کا گھر آخرت ہے دنیا میں کبھی سزا ملتی ہے اور کبھی نہیں بھی ملتی۔ قرآن کریم میں ہے : ثم الی مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون ○ (پ ۳ آل عمران)

لیکن جب کوئی فرد یا گروہ کسی دینی مقابلہ میں آکر باطل پر اڑے اور حق اس کے لیے آسمانی فیصلہ طلب کرے اور پھر بھی وہ اپنی اڑ پر کھڑا رہے تو اس پر اسی دنیا میں عذاب الٰہی اترتا ہے' یہ مباہلہ ہے جو حق و باطل میں آخری درجے میں ہوتا ہے (۱) پہلا درجہ مباحثہ کا ہے جس میں دوسرے فریق پر علمی حجت پوری کی جاتی ہے (۲)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں ، نام کتاب ، تو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا ، نام مصنف ، منیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی ، شائع کردہ ، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ لندن ، تعداد و اشاعت
اول ، 1100 ، 1995ء ، اشاعت دوم ، 1100 ، 1996ء ، ملنے کا پتہ ، ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ ، فون 332820 ، 331330 ، فیکس کوڈ نمبر 0466

دوسرا درجہ دعوت کا ہے جس میں دوسرے فریق کو مشترکہ طور پر بد دعا کرنے کی دعوت دی جاتی ہے (۳) جب وہ اپنی اڑ پر کھڑا رہے تو پھر مل کر جھوٹے کے لیے بد دعا کی جاتی ہے' اس پر آسمانی عذاب مانگا جاتا ہے اور سب اس پر آمین کہتے ہیں۔

نجران کے نصاریٰ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ نے ان پر علمی حجت پوری کی اور پھر بھی وہ حق قبول کرنے کے لیے آمادہ نہ ہوئے تو آپ نے حکم الٰہی سے انہیں مباہلہ کی دعوت دی اور بطور نمونہ آپ کے بچے آپ کے ساتھ تھے' عیسائیوں نے اس دعوت پر ہاں نہ کی۔ اگر وہ دعوت مباہلہ منظور کر لیتے تو پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی شرطوں کے مطابق مباہلہ میں آتے اور آپ کی ازواج مطہرات بھی ساتھ ہوتیں' حقیقت یہ ہے کہ وہ مباہلہ کے لیے آمادہ ہی نہ ہوئے اور نہ آپ کو آیت مباہلہ کے مطابق سامنے آنا پڑا اور نہ نصاریٰ نجران پر کوئی عذاب آسمانی اترا۔

اس سے کسی کو انکار نہیں کہ اسلام میں مباہلہ کی ایک حقیقت ہے اور کچھ اس کی شرائط ہیں تاہم یہ بات مسلم بین الفریقین ہے کہ مباہلہ کی مار انسانی ہاتھوں سے نہیں' خدائی ہاتھوں سے پڑتی ہے اور اس میں اس احتمال کو کوئی راہ نہیں ملتی کہ شائد اس کے پیچھے کوئی انسانی سازش کار فرما ہو' انسانی سازش اور خدائی کارروائی میں بہت فرق ہے' مرزا غلام احمد خود اس کے لیے ایک معیار مقرر کرتا ہے اور ایسی ہی سزا حق و باطل میں کھلا فیصلہ کر سکتی ہے۔ مرزا غلام احمد مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں ہیں' آپ پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۸)

مرزا طاہر بھی اس معیار کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ یہ سب عجائب کام

دکھلا رہا ہے' اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو سزا دے کہ اس سزا میں مباہلہ میں شریک کسی فریق کے مکر و فریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو ...... ہر وہ آنکھ جو اخلاص کے ساتھ حق کی متلاشی ہے اس پر معاملہ مشتبہ نہ رہے اور ہر اہل بصیرت پر خوب کھل جائے کہ سچائی کس کے ساتھ ہے اور حق کس کی حمایت میں کھڑا ہے۔" (مباہلہ کا کھلا چیلنج ص ۲۵)

دنیا جانتی ہے کہ جنرل ضیاء الحق مرحوم کی شہادت میں بندوں کی شرارت اور ان کی سازش کا دخل تھا اور یہ بات مسلم ہے کہ وہ تخریب کاری ہی تھی گو اس میں اختلاف ہو کہ کس کی تھی اور کس کی نہیں' آموں کی ٹوکری میں بم رکھنا ہو یا پائلٹ سے کارروائی کرائی گئی ہو' خواہ جہاز کے انجینئر اس میں ملوث ہوں' کوئی صورت بھی ہو' اس میں شبہ نہیں کہ اس میں انسانی ہاتھوں کا دخل تھا۔ اب اسے مباہلہ کی مار کہنا اسی کا کام ہو سکتا ہے جو مرزا طاہر کی ان سطور کو بالکل لغو سمجھتا ہو۔ اب یہ فیصلہ ہمارے قارئین کریں کہ مرزا طاہر اب اپنے بیان میں لغویت کا شکار ہے یا اس بیان میں جسے ضیاء الحق کو وہ اپنے مباہلہ کی مار بتا رہا ہے۔

پولیس امن و امان کی ذمہ دار ہوتی ہے مباہلوں کی نہیں

جو امن و امان انسانی ہاتھوں سے پامال ہو اس کی ذمہ دار پولیس ہوتی ہے اور جو عذاب زلزلوں وباؤں آندھیوں اور سیلاب کی شکل میں آتے ہیں ان کی ذمہ داری پولیس پر نہیں آتی' مباہلہ کی صورت میں جو عذاب اترے حکومت اسے سنبھالنے کی تگ و دو نہیں کرتی نہ اس کے لیے پولیس کو کوئی احکام جاری کیے جاتے ہیں کہ دیکھو کوئی مباہلہ نہ کرنے پائے۔

سو اگر مباہلہ پر حکومت پابندی لگائے تو اس کی وجہ صرف یہی ہو سکتی ہے کہ حکومت کو اس مباہلہ کے پیچھے کسی سازش کا علم ہو گیا ہے اور اس نے اس راہ سے بد امنی روکنے کے لیے داعی کو پکڑ لیا اور اس سے عہد لیا کہ وہ آئندہ کسی کی موت کی پیش گوئی نہ کرے گا اور اگر وہ واقعی خدا کی طرف سے نہیں' کسی سازش کے تحت یہ

ساری آسمانی کارروائی دکھلا رہا ہے کہ وہ بھی اپنا پردہ رکھنے کے لیے حکومت کے اس حکم پر دستخط کر دے گا کہ آئندہ نہ میں کوئی ایسی کارروائی کروں گا اور نہ میری جماعت کا کوئی ذمہ دار اس قسم کی پیش گوئی کرے گا' اس پر پولیس مطمئن ہو جاتی ہے اور اسے چھوڑ دیا جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد کو ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء میں جی ایم ڈوئی ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے عدالت میں بلایا تھا اور اسے سرزنش کی تھی کہ وہ آئندہ کسی کی موت کی پیش گوئی نہ کرے' حکومت چاہتی تھی کہ مرزا کی کوئی سازش مولانا محمد حسین بٹالوی کے خلاف کامیاب نہ ہو' سو مرزا غلام احمد نے لکھ دیا۔

"میں اس بات سے بھی پرہیز کروں گا کہ مولوی ابو سعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو اس امر کے مقابلہ کے لیے بلاؤں کہ میرے خدا کے پاس مباہلہ کی درخواست کریں' نہ میں ان کو یا ان کے کسی دوست کو کسی شخص کی نسبت کوئی پیش گوئی کرنے کے لیے بلاؤں گا۔" (مرزا غلام احمد بقلم خود)

اس کارروائی کی پوری تفصیل آپ کو تریاق القلوب طبع قدیم ص ۱۳۰ - ۱۳۱' روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۴۳۱ - ۴۳۲' اخبار الحکم قادیان' جلد ۵ ص ۲۹' منظور الٰہی ص ۲۴۵' پیغام صلح ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۷ء میں ملے گی۔

پھر مرزا غلام احمد کے یہ الفاظ بھی سامنے رہیں۔

"جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے' میں تمام اشخاص کو جن پر میرا کچھ اثر یا اختیار ہے' ترغیب دوں گا کہ وہ بھی بجائے خود اسی پر عمل کریں جس طریق پر کاربند ہونے کے میں نے دفعہ ۱ تا ۵ میں اقرار کیا ہے۔"

العبد — گواہ شد

مرزا غلام احمد بقلم خود — خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی

دستخط' جے ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

(منقول از قادیانی مذہب ص ۴۵۵)

اس اقرار نامہ میں یہ لفظ بھی ہیں۔

"آئندہ کسی کی نسبت موت کا الہام شائع نہیں کروں گا جب تک کہ مجسٹریٹ سے اجازت نہ ملے۔"

آپ غور کریں کہ آسمانی دعووں کا حکومت سے کیا تعلق اور انہیں امن و امان کا مسئلہ کس طرح بتایا جا سکتا ہے' مرزا غلام احمد اگر یہ تمام کارروائیاں' جن میں مباہلہ بھی شامل ہے' خدا کے حکم سے کرتا رہا تو اب اس پر انگریز حکومت سے سمجھوتہ کرنے کے کیا معنی؟ اور یہ سب کام حکومت کے مشورے سے ہو رہے تھے تو آپ ہی سوچیں کہ سازش اور مباہلے میں کیا اتنا ہی کم فاصلہ ہے جو پولیس کی ایک جست سے مٹ جاتا ہے؟

قادیانیوں کی لاہوری جماعت نے مرزا غلام احمد کے اس اقرار نامہ سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا تھا کہ مرزا غلام احمد نبی نہ تھا' مرزا محمود کا اسے نبی بتانے پر اصرار صحیح نہیں' پیغام صلح لاہور نے لکھا۔

"میاں صاحب جو آپ کو نبی بتاتے ہیں تو من جملہ اور ادلہ قاطعہ کے آپ کا یہ اقرار نامہ لکھ کر دینا بھی اس کے (نبی ہونے کے) قطعاً" خلاف ہے کیونکہ نبی مکلف ہوتا ہے کہ جو کچھ اس پر نازل ہو سب کو سنائے بحکم یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔ ۱۸۹۹ء میں آپ کو مولوی محمد حسین بٹالوی کے بالمقابل عدالت میں جانا پڑا اور وہاں آپ یہ بھی لکھ کر دے آئے کہ میں آئندہ مولوی محمد حسین کو کاذب اور کافر اور دجال نہیں کہوں گا۔ اسی سال اسی مقدمہ میں آپ نے ایک اور اقرار نامہ بھی لکھ کر دیا جس کے یہ لفظ ہیں۔ "میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ منشاء ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الٰہی ہو گا۔" (مرزا غلام احمد' ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء۔ پیغام صلح جلد ۵ نمبر ۱۵ ۹ جنوری ۱۹۱۸ء)

یہاں مرزا کے لفظ "جتا کر" پر غور فرمائیں' جتانے کی ضرورت سچے الہامات میں کبھی نہیں ہوتی' یہ جھوٹے الہامات ہیں جن میں بات کچھ ہوتی ہے' جتائی کچھ جاتی ہے اور وقت آنے پر اس کی کتائی کچھ اور ہوتی ہے۔

ہمیں اس وقت مرزا کے الہامات سے بحث نہیں۔ یہاں بات مباہلہ کی چل رہی ہے کوئی مامور من اللہ مباہلہ اگر خدا کی طرف سے کرے تو اس میں اسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے منع کرنے سے اس سے رک جائے تو یہ اس بات کی قوی شہادت ہے کہ اس پر کوئی وحی نہیں آرہی وہ اسے صرف جتا رہا ہے اور دوسروں کو ستا رہا ہے۔ مرزا غلام احمد نے یہ اقرار اپنے اور اپنے پیرو کی طرف سے کیا تھا' جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں' اب اگر مرزا طاہر مرزا غلام احمد کے اس عہد کو توڑ رہا ہے تو کیا یہ اس بات کی شہادت نہیں کہ مرزا طاہر اپنے دادا کے مذہب سے نکل رہا ہے؟

مرزا محمود نے جب اپنے باپ کے لیے مستقل نبوت ثابت کی تو قادیانیوں کا ایک گروہ کا گروہ قادیان سے نکل گیا مگر افسوس کہ اب مرزا طاہر کے اس کے دادا کا عہد توڑنے سے ناراض ہو کر کوئی قادیانی اس کے خلاف کھڑا ہونے کے لیے تیار نہیں۔

یک طرفہ کاروائی کو مباہلہ کا نام دینا

مرزا غلام نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے خلاف یک طرفہ بد دعا کی اور اسے مولانا امرتسری کے قبول کرنے پر موقوف نہ رکھا بلکہ صاف لکھ دیا کہ یہ بد دعا مولانا کے ہاں لکھنے پر موقوف نہیں معاملہ اب خدا کے ہاتھ میں ہے' مولانا جو چاہیں لکھ دیں۔ مرزا کی بد دعا یہ تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرے۔ مرزا قادیانی کی یہ بد دعا قبول ہو گئی اور مولانا امرتسری مرزا کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے۔ ہمیں اس وقت اس قضیہ سے بحث نہیں کہ کیا ہوا؟ ہم صرف یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں نے یک طرفہ بد دعا کو مباہلے کا نام دے کر شعائر اسلام میں ایک اور نئی راہ قائم کی ہے' مرزا طاہر کے ایک نمائندے نے جنگ لندن میں یہ بیان دیا ہے۔

”جہاں تک ایک میدان میں اکٹھے ہو کر مباہلہ کرنے کا تعلق ہے' ہم بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ مباہلہ دعا کے ذریعہ خدا سے فیصلہ طلبی کا نام ہے اس کے لیے کسی مخصوص مقام پر اجتماع ضروری نہیں۔“ (جنگ ۶ اگست ۹۵ء)

قادیانیوں کا یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ مباہلہ کے لیے فریقین کی رضامندی ضروری نہیں' یک طرفہ بد دعا بھی مباہلہ ہے۔ ان کا یہ کہنا بھی درست نہیں کہ مباہلہ میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے آنا بھی ضروری نہیں۔ اسے قادیانیوں کی اپنی شریعت تو کہا جا سکتا ہے' لیکن شریعت محمدی میں مباہلہ کا کوئی ایسا تصور نہیں ہے۔ صدر محمد ضیاء الحق مرحوم نہ کبھی مرزا طاہر سے ملے اور نہ ان کے سامنے مرزا طاہر نے کوئی دعوت مباہلہ پڑھی۔ بس ایک سازش کے تحت اس کا نام مباہلہ رکھ دیا اور پھر مرحوم کی شہادت کا وہ سانحہ وجود میں آیا جس کے بارے میں آج سو فیصد مسلمان جانتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہوا ایک سازش کے تحت ہوا ہے' یہ ہرگز کوئی آسمانی کارروائی نہ تھی' مگر مرزا طاہر نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو جو پمفلٹ شائع کیا اس میں صریح طور پر اسلام کے تصور مباہلہ کا انکار کیا ہے۔

مرزا غلام احمد کے پہلے تینوں جانشین حکیم نور الدین' مرزا بشیر الدین محمود اور مرزا ناصر مرزا غلام احمد کے اس عہد نامہ کے پابند رہے اور انہوں نے کبھی کسی کو مباہلہ کی دعوت نہ دی مگر مرزا طاہر پہلا قادیانی سربراہ ہے جس نے مرزا غلام احمد کے اس معاہدے کو جو اس نے ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے حضور کیا تھا کھلے طور پر مسترد کر دیا ہے اور مرزا قادیانی کے اس بیان کو کہ وہ آئندہ کبھی علمائے اسلام کو مخاطب نہیں کرے گا' کھلے طور پر رد کر دیا ہے۔

اس وقت ہمیں اس سے بحث نہیں کہ مرزا طاہر نے اپنے دادا مرزا قادیانی کے بیانات اور تصریحات کا کتنا کیا خون ہے۔ یہ بات قادیانیوں کے لیے قابل غور ہے تاہم اس سے انکار نہیں کہ مرزا قادیانی کی اس تصریح کے باوجود مرزا طاہر نے علمائے اسلام کو مخاطب کر کے خود اپنی موت کو دعوت دی ہے۔ مرزا قادیانی جو لکھ چکا ہے اسے ملاحظہ کر لیں۔

الیوم قضینا ما کان علینا من التبلیغات ..... و عزمنا ان لانخاطب العلماء بعد هذه التوضیحات ...... وهذه منا خاتمة المخاطبات (انجام آتھم ص ۲۸۲)

"آج ہم نے وہ سب ذمہ داریاں پوری کر دیں جو ہمارے ذمہ تھیں اور ہم نے عزم کر لیا ہے کہ اب ہم ان وضاحتوں کے بعد کبھی علماء کو مخاطب نہ کریں گے...ہماری طرف سے یہ تحریر ان سے آخری مخاطبت ہے۔"

مرزا غلام احمد کو معلوم نہ تھا کہ اس کا پوتا اس کے کیے ہوئے اس عہد کو توڑے گا اور پھر وہ بھی علماء کے مقابلہ میں اتنا ناکام ہو گا جتنا یہ دادا مسٹر ڈوئی کی عدالت میں عاجز اور کمزور رہا۔

آج جبکہ علماء اسلام مرزا طاہر کو پھر ایک بار میدان میں آنے کے لیے للکار رہے ہیں، اسے میدان مباہلہ میں آنے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی۔ لاہوری قادیانی کہتے ہیں کہ یہ دادا کی بد دعا کا اثر ہے کہ اس ناخلف پوتے نے اس کا عہد کیوں توڑا۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ دونوں ہی جھوٹے ہیں، دادا ہو یا پوتا، لاہوری ہوں یا قادیانی، یہ فیصلہ وہ خود کریں کہ ان میں کون بڑا جھوٹا ہے اور کون چھوٹا۔

روزنامہ جنگ لندن کی ۳ اگست کی اشاعت میں مرزا طاہر کا بیان شائع ہوا کہ جنرل ضیاء میرے مباہلہ کا شکار ہوا ہے اور میں نے ۱۰ جون ۸۸ء کو مباہلہ کا چیلنج دیتے ہوئے کہا تھا کہ خدا کی تقدیر تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی، تمہارا نام و نشان مٹا دے گی اور دنیا تمہیں ذلت و رسوائی سے یاد کرے گی۔

مثل مشہور ہے کہ ہر فرعونے را موسیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کو ۳۲ سال پہلے ۱۹۵۶ء میں یہ عزت بخشی تھی کہ آپ کو ملک کی چار دینی جماعتوں نے مرزا بشیر الدین محمود سے مباہلہ کرنے کے لیے اپنا امیر مقرر کیا اور آپ نے مرزا محمود کو مباہلہ میں آنے کی دعوت دی مگر مرزا محمود نے کہا کہ میرے والد نے ہمیں مباہلہ میں آنے سے منع کر دیا تھا، پھر مولانا چنیوٹی نے چنیوٹ کے دو پلوں کے درمیان مرزا محمود کے لیے دعائے مباہلہ پڑھی اور مرزا محمود اپنے باپ سے جا ملے، پھر مولانا موصوف نے مرزا ناصر کو مباہلہ کی دعوت دی، اس نے بھی مباہلہ سے انکار کر دیا کہ میرے باپ اور دادا دونوں نے ہمیں اس سے منع کیا ہے (کاش کہ وہ یہ بھی کہہ دیتا کہ انگریز ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے بھی ہمیں اس سے روکا ہے) مولانا موصوف نے

پھر مرزا ناصر کے لیے بھی دعائے مباہلہ پڑھی اور وہ بھی اپنے باپ سے جا ملا۔ عرف عام میں تو یہ یکطرفہ بد دعا ہے جو مولانا موصوف ہر سال ۲۶ فروری کو وہاں دعوت مباہلہ (بہ عرف خاص) کی تجدید کرتے ہیں۔ اب مرزا طاہر نے جونہی ۳ اگست کو یہ بے معنی بات کہی کہ صدر ضیاء الحق مرحوم میرے مباہلے کا شکار ہوا ہے تو مولانا موصوف نے پھر سے مرزا طاہر کو ہائیڈ پارک لندن میں آنے اور آمنے سامنے ہو کر مباہلہ کرنے کی دعوت دی اور آپ وقت مقررہ پر ہائیڈ پارک لندن تشریف لے گئے۔ آگے کیا ہوا؟ اسے آپ مولانا چنیوٹی کی اس تحریر میں ملاحظہ کریں جو اگلے صفحات میں دی گئی ہے۔

قادیانیوں کا یہ اعتراض کہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اس مباہلہ میں ہائیڈ پارک نہیں آئے، کچھ وزن نہیں رکھتا اس لیے کہ مباہلہ کے لیے مولانا چنیوٹی صاحب آپ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بھی نمائندہ ہیں اور آپ عرصہ ۳۲ سال سے اسی نمائندہ کی حیثیت سے پوری قوم کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔

قادیانی سربراہ مرزا طاہر کی مباہلہ کی تازہ بوکھلاہٹ

اور ۱۹۹۵ء میں پھر سے مباہلہ سے فرار

یورپ کی فضاؤں میں قادیانیوں کی ذلت و رسوائی کا

دلچسپ اور عبرتناک نظارہ

از فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ الحمد للہ وحدہ والصلو= والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلٰی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کی باسی کڑھی میں آٹھ سال بعد پھر ابال آیا اور اس نے اپنے سالانہ جلسہ منعقدہ ٹل فورڈ لندن ۳۱ جولائی ۱۹۹۵ء کو درج ذیل بیان دیا' جسے روزنامہ جنگ لندن کی ۳ اگست کی اشاعت سے نقل کیا جاتا ہے۔

مرزا طاہر احمد نے مخالفین احمدیت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ان میں سے بیشتر خدا تعالٰی کی پکڑ میں آ چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کے مباہلہ کے چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کئی دشمنان میرے مباہلہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ سابق صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کے انجام سے کون واقف نہیں' میں نے ضیاء الحق کو خبردار کرتے ہوئے کہا تھا' خدا کی قسم جب ہمارا مولٰی ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہ کر سکے گا' خدا کی تقدیر تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی' تمہارے نام و نشان مٹا دیے جائیں گے ,ور تمہیں دنیا ذلت و رسوائی سے یاد کرے گی' افسوس کہ اس نے اس وارننگ کا کوئی نوٹس نہ لیا اور اپنی ظالمانہ پالیسی نہ بدلی۔ اب جو حادثہ ہوا اس میں ضیاء الحق کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہوا میں بکھر گئے اور صرف

مصنوعی دانتوں کا ایک ڈھانچہ دستیاب ہوا جو دفن کیا گیا۔ اس طرح ایک شان سے ساتھ یہ پیش گوئی پوری ہوئی ..... الخ

مرزا طاہر کا بیان اس کی روایتی کذب بیانی اور دھوکہ دہی کا عظیم شاہکار ہے جس میں اس نے اپنے دادا کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے کئی ایک مغالطے دے کر اور صریح کذب بیانی سے کام لے کر اپنے سادہ لوح قادیانیوں کو مطمئن کرنے کی پھر ایک بار ناکام کوشش کی ہے' مرزا طاہر کا یہ کہنا کہ جنرل ضیاء میرے مباہلے کا شکار ہوا ہے اور پھر اپنے ۱۰ جون کے مباہلے کے الفاظ کو قسمیہ بیان کرنا سیاہ ترین جھوٹ ہے۔ مرزا طاہر نے اپنے جس بیان کا حوالہ دیا ہے اس کا پمفلٹ بنام "مباہلہ کا کھلا چیلنج" ہمارے پاس موجود ہے۔ اس میں یہ الفاظ جو وہ قسم کھا کر کہہ رہا ہے وہ اس کے پمفلٹ میں نہیں ہیں' مرزا طاہر سانحہ بہاول پور واقع ہونے کے بعد محض زیب داستان کے طور پر اپنے پیروکاروں کو اپنی ولایت بتا کر ان کو بدھو بنا رہا ہے۔ اس غلط بیانی سے اس نے اپنے دادا مرزا غلام احمد کی راہ چلتے ہوئے اس کی بھی ایک پرانی یاد تازہ کر دی ہے۔

پنڈت لیکھرام کے بارے میں مرزا قادیانی کی پیش گوئی

پشاور کا رہنے والا ایک ہندو آریہ پنڈت لیکھرام تھا جس سے مرزا قادیانی مناظرے کرتا تھا' جب مناظروں میں کچھ نہ بنا تو اس نے اپنی ذلت و خفت مٹانے کے لیے اس کے متعلق ایک پیش گوئی کر دی جو اس کی مشہور کتاب "آئینہ کمالات اسلام" کے آخر میں پوری تفصیل سے درج ہے۔

اس میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ آج رات مجھ پر جو کھلا وہ یہ ہے کہ پنڈت لیکھرام چھ سال میں خارق عادت عذاب سے ہلاک ہو گا جو اپنے اندر ایک خاص ہیبت رکھتی ہو گی اس میں کسی انسان کے ہاتھ کا دخل نہیں ہو گا۔ اگر وہ ایسے خارق عادت عذاب سے ہلاک نہ ہو تو پھر سمجھو کہ میں خدا تعالٰی کی طرف سے نہیں' میرے لیے سولی تیار رکھو وغیرہ۔ اور پھر خارق عادت عذاب کی تشریح اپنی کتاب حقیقت الوحی میں یہ کی کہ خارق عادت عذاب وہ ہوتا ہے جس کی دنیا میں نظیر نہ پائی جائے۔ جب وہ اس

پیش گوئی کے تقریباً" چھ ماہ بعد ایک سازش کے تحت چھری سے قتل کرا دیا گیا تو اس کے بعد مرزا نے اپنی کتاب نزول مسیح میں اس کی لاش کی تصویر دے کر جس کے اردگرد ہندو پنڈت بیٹھے ہوئے ہیں، تصویر کے حاشیہ پر لکھا کہ یہ وہی ہندو آریہ ہے جس کے متعلق میں نے پیش گوئی کی تھی کہ وہ چھری سے ہلاک ہو گا۔ مرزا غلام احمد کے یہ الفاظ کہ وہ چھری سے ہلاک ہو گا اس کی اصل پیش گوئی میں قطعاً" نہیں ہیں، مرزا نے یہ لفظ لیکھرام کے قتل ہو جانے کے بعد اپنی پیش گوئی میں بڑھا دیے تا کہ پیش گوئی صحیح ثابت کی جا سکے۔

ہم نے قادیانیوں سے بارہا سوال کیا ہے کہ لیکھرام کے قتل ہونے سے قبل جو مرزا نے پیش گوئی کی تھی اس میں چھری کا لفظ کہاں ہے؟ اس میں تو خرق عادت کا لفظ ہے، قادیانی اس کے جواب سے عاجز ہیں، قادیانی رہنماؤں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ ایک گول مول سی پیش گوئی کر لیتے ہیں، پھر جب کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو دور از کار تاویلیں کر کے اس پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے "کلب یموت علی کلب" کہ ایک کتا کتے پر مرے گا" اس کی کوئی تشریح مرزا نے نہیں کی، جب سابق وزیر اعظم بھٹو کو پھانسی دی گئی تو جھٹ اس الہام کو بھٹو پر چسپاں کر دیا گیا کہ کلب کے ابجد کے حساب سے ۵۲ عدد ہیں اور بھٹو کو جب پھانسی دی گئی تو اس کی عمر بھی ۵۲ سال تھی لہذا یہ پیش گوئی بھٹو پر پوری ہو گئی، اسی طرح ضیاء الحق مرحوم کا حادثہ ہو جانے کے بعد مرزا طاہر نے کہہ دیا کہ میں نے ضیاء الحق سے یہ اور یہ کہا تھا ہم مرزا طاہر کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ یہ الفاظ اپنے پمفلٹ میں دکھائے اگر وہ نہ دکھا سکے تو قادیانیوں کو چاہئے کہ اس پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہیں۔

اسی طرح مرزا طاہر کا یہ کہنا کہ افسوس اس نے .... الخ۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ نہ اس حادثہ سے پہلے اس طرح ایک شان کی پیش گوئی تھی اور نہ وہ پوری ہوئی۔ اسی طرح یہ بھی جھوٹ ہے کہ صرف مصنوعی دانتوں کا ڈھانچہ دستیاب ہوا تھا جو دفن کیا گیا، ضیاء الحق کے دانت اصلی تھے مصنوعی نہ تھے اور یہ بھی جھوٹ ہے کہ

صرف دانتوں کا ڈھانچہ دفن کیا گیا تھا۔ ہم مرزا طاہر کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی موکد ،عذاب قسم اٹھا کر کہے کہ ضیاء الحق کی قبر میں صرف اس کے مصنوعی دانت دفن ہوئے ہیں اور بدن کا کوئی حصہ ان کے ساتھ وہاں دفن نہیں ہوا۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ مرزا طاہر کبھی ان باتوں پر قسم نہیں اٹھائے گا" پس سب کہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین

مرزا طاہر کا جھوٹ

مرزا طاہر نے راقم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ :

"پہلے تو یہ مولوی مختلف حیلے اور بہانے تلاش کرتے ہوئے مباہلہ سے فرار حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا، آخر کار پکڑا گیا۔"

ہمیں مرزا طاہر کے اس جھوٹ پر اتنا افسوس نہیں جتنا اس جھوٹ کے سننے والوں پر افسوس ہو رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک جھوٹ کا مقابلہ ہو رہا ہے کہ کون کتنا بڑا جھوٹا ہے، معلوم نہیں کہ مرزا طاہر اس میں کامیاب ہوا یا اس کے قادیانی سامعین؟ لاہوری قادیانی کہتے ہیں کہ اس مقابلہ میں مرزا طاہر اکذب الکاذبین تسلیم کیا جا چکا ہے۔

قادیانی سربراہ اگر اپنے اس بیان میں جھوٹا نہیں تو وہ بتائے کہ میدان مباہلہ سے کون فرار حاصل کر رہا ہے اور کون مختلف حیلے بہانے کر کے میدان مباہلہ میں آنے کی ہمت نہیں پاتا، مرزا طاہر بتائے کہ اس کا باپ مرزا محمود اس کا بھائی مرزا ناصر نے اس راقم کے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے کی ہمت کی تھی؟ کون نہیں جانتا کہ دریائے چناب کے دو پلوں کے درمیان واقع جگہ (وادی عزیز) پر قادیانی رہنما مرزا محمود کی ہر قسم کی شرائط پوری کرتے ہوئے یہ راقم مقررہ تاریخ (۲۶ فروری ۱۹۶۳ء یکم شوال بعد نماز عید الفطر) کو وہاں پر پہنچ گیا تھا لیکن تمہارے باپ مرزا محمود یا اس کے کسی نمائندے کو وہاں آنے کی ہمت نہ ہو سکی، اس کھلی فتح کی یاد میں پھر ہر سال اسی جگہ پر دعوت مباہلہ کی تجدید کی جاتی رہی ہے، مرزا طاہر کا باپ اسی ذلت و نکبت کی مار لیے اس دنیا سے

رخصت ہوا۔

رہی بات مرزا طاہر کی تو اسے یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کے برطانیہ آنے پر اسے راقم نے نہ صرف میدان مناظرہ میں آنے کا چیلنج دیا بلکہ اسے مباہلہ کی بھی کھلے عام دعوت دی، لیکن دنیا نے دیکھا کہ اسے نہ مناظرہ کی ہمت ہوئی اور نہ مباہلہ کی، اس سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اس راقم کے روبرو ہو کر اپنے دادا کو سچا دکھا سکے کیونکہ اسے پتہ ہے کہ وہ اور اس کا باپ دادا سب ہی جھوٹے ہیں اور جھوٹا میدان مباہلہ میں آنے کی ہمت نہیں کرتا اور اگر آجائے تو پھر قہر الٰہی سے بچ نہیں پاتا، مولانا ظفر علی خان صاحب مرحوم نے قادیانیوں کے مباہلہ سے فرار کو اس طرح بیان کیا ہے :

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلہ کے نام سے
فرار کفر ہو جس طرح بیت الحرام سے

مرزا طاہر کا ایک اور جھوٹ

مرزا طاہر کا یہ کہنا کہ راقم نے کہا تھا کہ مرزائیت ایک سال میں ختم ہو جائے گی، جھوٹ ہے۔ راقم کی تقریر کی وہ ٹیپ آج بھی موجود ہے جس میں یہ الفاظ جسے مرزا طاہر نے راقم کی طرف منسوب کیے ہیں، قطعاً" نہیں ہیں۔ یہ ساری شرارت اور جھوٹ جھوٹے سربراہ کے جھوٹے مرید (نامہ نگار ربوہ) کا ہے جس نے اپنی طرف سے یہ بیان شائع کیا اور اسے راقم کی طرف منسوب کر دیا۔ راقم کے احتجاج پر روزنامہ جنگ لاہور نے باقاعدہ وہ ٹیپ سنی اور پھر اس پر معذرت شائع کی، مرزا طاہر کو اخبار کے وہ تراشے تو یاد رہ گئے، لیکن جنگ لاہور (کے ربوہ کے نامہ نگار) کی (اس غلط بیانی پر) معذرت کیوں یاد نہ رہی، ان شواہد کی روشنی میں مرزا طاہر کا یہ کہنا کہ راقم نے کہا تھا کہ مرزائیت ایک سال میں ختم ہو جائے گی، جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا مرزا طاہر اس بات پر بھی موکد بعذاب قسم اٹھانے کے لیے تیار ہے؟

کیا مرزائیت نہیں مٹی؟

پھر کیا مرزا طاہر اس پر بھی قسم اٹھانے کے لیے تیار ہے کہ مرزائیت اسلام کے

نام پر دنیا میں کہیں نہیں مٹی ؟ ذرا اسلامی ممالک سعودی عرب، مصر، شام، عرب امارات، لیبیا، ایران میں قادیانی اسلام کے نام پر تو جا کر دکھا دیں اور اپنے ان کفریہ عقائد کو اسلام کے نام منسوب کرنے کی ہمت تو کریں خود ہی پتہ چل جائے گا کہ مرزائیت مٹی یا نہیں۔ کیا مرزا طاہر کو یہ یاد نہیں کہ اس نے اپنے سرپرست امریکہ کی وساطت سے خادم الحرمین شاہ فہد حفظہ اللہ تعالیٰ سے سعودی عرب میں داخل ہونے کی درخواست کی تھی اور اس کی یہ درخواست ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دی گئی۔ رابطہ عالم اسلامی کے فیصلے کے بعد قادیانیت اسلام کے نام سے اسلامی ممالک میں مٹی یا نہیں ؟ پھر پاکستان میں بھی احمدیت اسلام کے نام سے مٹ گئی یا نہیں۔ کیا قادیانی وہاں مسلمانوں کی سی اذان دے سکتے ہیں، اسلامی شعائر استعمال کر سکتے ہیں ؟ ان سب کے باوجود مرزا طاہر کہتا ہے کہ منظور چنیوٹی اگر زندہ رہا تو اس کو ایک ملک بھی ایسا دکھائی نہیں دے گا جس میں احمدیت مر گئی ہو، اس راقم کو الحمد للہ کئی اسلامی ممالک نظر آرہے ہیں جن میں احمدیت مر چکی ہے اور اس میں اسلام کے نام سے مٹ چکی ہے۔ اگر یہ بات مرزا طاہر یا اس کے نمائندوں کو معلوم نہ ہو تو اس میں کسی کا کیا قصور۔

مرزا طاہر کی غلط بیانی

مرزا طاہر کہتا ہے کہ اس جھوٹے مولوی منظور احمد چنیوٹی نے پینترا بدلا اور یہ اعلان کیا کہ انہوں نے ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء تک صرف مرزا طاہر کے ختم ہونے کی بات کی تھی، ساری قادیانیت جماعت کے لیے نہیں۔ مرزا طاہر نے کہا کہ اس مولوی کے دعویٰ کے مطابق تو میں ۱۵ ستمبر تک مر چکا ہوں اس طرح اس کا دوسرا اعلان بھی جھوٹا نکلا۔

مرزا طاہر کا یہ بیان بھی جھوٹ کا پلندہ ہے، مرزا طاہر نے سب کچھ جاننے کے باوجود ایک جھوٹی خبر پر اپنے جھوٹ کی عمارت کھڑی کی، جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

اس وقت راقم نے جو کچھ کہا تھا یہ راقم آج بھی اس پر قائم ہے اور علی الاعلان کہتا ہے کہ مرزا طاہر میں اگر ذرہ بھی غیرت ہے تو وہ میرے ساتھ شرعی حکم کے

مطابق مباہلہ کرلے تو وہ سال کے اندر یقیناً خدا کی گرفت میں آئے گا ان شاء اللہ۔ اور جھوٹوں پر جو خدا کا عذاب آتا ہے وہ اس سے نہیں بچ سکے گا۔ ہے کوئی قادیانی جو مرزا طاہر کو غیرت دلا کر راقم کے سامنے لے آئے؟

مباہلہ کیا ہے؟

یہ راقم اس کی بار بار وضاحت کر چکا ہے کہ قرآن کریم کی رو سے شرعی مباہلہ یہ ہے کہ ایک میدان میں فریقین اکٹھے ہوں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : قل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم (الایہ پ ۳ آل عمران) دونوں اپنا اپنا عقیدہ بیان کر کے اللہ کے حضور دعا کریں جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے عیسائیوں کو کہا تھا کہ آئیں میدان میں' ہم اپنے بچے لے کر آتے ہیں تم اپنے بچے لے کر آؤ' ہم اپنی عورتیں لے کر لاتے ہیں تم اپنی عورتیں لاؤ' اور ہم خود بنفس نفیس میدان مباہلہ میں آتے ہیں' تم بھی آؤ' پھر ہم دونوں گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں پر لعنت کرے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم خداوندی کے مطابق نمونہ کے طور پر اپنے اہل و عیال کو لے کر تیار ہو چکے تھے لیکن عیسائیوں کو اس مباہلہ میں آنے کی ہمت نہ ہوئی اس لیے فریقین میں مباہلہ نہ ہو سکا۔ گھر بیٹھے دعا کرنے کا نام شریعت میں مباہلہ نہیں ہے۔ اگر مرزا غلام احمد مولانا عبد الحق غزنوی سے مباہلہ کرنے کے لیے امرتسر کی عید گاہ میں آ سکتا ہے تو مرزا طاہر کیوں نہیں۔ یک طرفہ بد دعا کو مباہلہ قرار دینا مرزا طاہر کی کھلی جہالت ہے اور اپنے لیے میدان مباہلہ سے فرار حاصل کرنے کا ایک بہانہ ہے۔

مرزا طاہر کی پیش گوئی کا انجام

مرزا طاہر نے اس راقم کے بارے میں ایک پیش گوئی کی تھی کہ منظور احمد چنیوٹی ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء تک خدا کی پکڑ میں آجائے گا یعنی ذلت کی موت مرے گا لیکن مرزا طاہر نے خود ہی اپنی آنکھوں دیکھ لیا کہ آج اگست ۹۵ء ہے اور راقم الحمد للہ زندہ سلامت ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مرزا طاہر نے جس سال اس راقم کی موت کی بشارت اپنے

مریدوں کو دے دی تھی اس سال اللہ نے راقم کو بے شمار انعامات سے نوازا اور وہ سال قادیانی رہنما کے لیے انتہائی رنج و غم اور کرب و الم کا سال رہا' کئی قادیانی اس راقم کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکے حتیٰ کہ مرزا کا ایک معتمد خصوصی اور عربی اکیڈمی کا ڈائریکٹر عربی رسالہ التقویٰ کا مدیر اعلیٰ حسن محمود عودہ فلسطینی (پیدائشی قادیانی) بھی الحمد للہ اس راقم کے سامنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر چکا اور اس کے بعد اس نے اپنی زندگی کا مقصد رد قادیانیت ٹھہرا لیا اور آج بھی التقوی کے ذریعہ قادیانیت کا بھرم کھول رہا ہے۔ مرزا طاہر نے اپنے معتمد خصوصی کے قبول اسلام پر جس بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کیا تھا اس کی تفصیل سے خود قادیانی عوام بے خبر نہ ہوں گے۔ غور کیجئے کہ مرزا طاہر کا یہ اعلان کہ ۱۵ ستمبر آئے گی اور تم دیکھو گے کہ منظور چنیوٹی پر خدا کا عذاب آئے گا' جو جھوٹا مباہلہ کرنے والوں پر آتا ہے۔ اسے اس عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا' اس کا یہ اعلان اور پیش گوئی جھوٹی نکلی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ مرزا طاہر کی اس پیش گوئی کا انجام کیا نکلا اور آج تک مرزا طاہر پر یہ ذلت کی مار کچھ اس طرح پڑ رہی ہے کہ ضربت علیہم الذلة والمسکنة کا مشاہدہ بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ اب قارئین خود فیصلہ کر لیں کہ مرزا طاہر جیتے جی مرا یا نہیں؟ اور مرزائیت کئی اسلامی ممالک میں مٹی یا نہیں؟ کس کو اللہ نے عزت عطا فرمائی اور کس پر ذلت کی مار پڑی؟

مرزا طاہر کی تازہ بوکھلاہٹ کا جواب

مرزا طاہر کا بیان جنگ لندن میں ۳ اگست کو شائع ہوا راقم نے اسی وقت اس کا جواب جنگ لندن کو روانہ کر دیا جو ۴ اگست کی اشاعت میں شائع ہوا' جنہیں نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔

مانچسٹر (نمائندہ جنگ) مرزا طاہر میرے ساتھ مباہلہ کریں اور پھر خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھیں۔ جنرل ضیاء الحق مرزا طاہر کے مباہلہ کا شکار نہیں' بلکہ ایک سازش کا شکار ہوئے تھے' ختم نبوت کے عالمی رہنما سابق ممبر پنجاب اسمبلی مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مرزا طاہر کے حالیہ بیان کو واقعات و حقائق کے خلاف اس کی بوکھلاہٹ قرار دیتے

ہوئے انہیں پھر چیلنج کیا ہے کہ وہ حق و باطل کے تصفیہ کے لیے قرآنی شرائط کے مطابق ایک میدان میں اپنے ساتھیوں اور خاندان کے ہمراہ آئیں اور میرے ساتھ مباہلہ کریں' میں نے اس کے باپ مرزا بشیر الدین کو بھی دعوت مباہلہ دی تھی ...... لیکن مرزا بشیر الدین محمود یا اس کا نمائندہ میدان مباہلہ میں آنے کی جرات نہ کر سکا... اس کے مرنے کے بعد جب اس کا بیٹا مرزا ناصر احمد اس کا جانشین ہوا تو اسے بھی اسی طرح دعوت مباہلہ دی تھی۔ وہ بھی مرتے دم تک سامنے آکر مباہلہ کی جرات نہ کر سکا۔ پھر قادیانی جماعت کا موجودہ سربراہ مرزا طاہر جانشین مقرر ہوا تو اسے بھی مباہلہ کی دعوت دی اسے بھی دعوت مباہلہ قبول کرنے کی جرات نہ ہوئی' جب وہ ضیاء الحق کے امتناع آرڈیننس کے نفاذ کے بعد ۱۹۸۴ء میں اپنی جماعت کو بے یار و مددگار چھوڑ کر انگلستان منتقل ہو گیا تو راقم نے یہاں آکر بھی اس کا تعاقب کیا اور ۱۹۸۵ء میں ویمبلے ہال لندن میں ہزاروں سامعین کی موجودگی میں اسے پھر سے مباہلہ کی دعوت دی .... مرزا طاہر نے جب اپنا پمفلٹ راقم کے نام بھیجا' میں نے فوراً" اس کا رجسٹری لیٹر کے ذریعہ جواب دیا کہ مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے میری دعوت مباہلہ کو اتنی مدت کے بعد قبول کیا' اب جگہ اور وقت کا بھی آپ تعین کر دیں۔ اگر آپ پاکستان نہیں آسکتے تو میں انگلینڈ آنے کو تیار ہوں۔ ربوہ ختم نبوت کانفرنس پر میں نے اپنے خط کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر مرزا طاہر میرے ساتھ باقاعدہ ایک میدان میں آکر شرعی مباہلہ کرے تو خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھے گا کہ ایک سال کے اندر اس پر خدا کا کیسا عذاب نازل ہوتا ہے' ان شاء اللہ منظور احمد چنیوٹی زندہ رہے گا اور مرزا طاہر خدا کی گرفت میں آجائے گا ...... راقم اب بھی اپنے بیان پر قائم ہے اور مرزا طاہر کو چیلنج کرتا ہے کہ وہ ریجنٹ پارک کے مرکز اسلامی میں آکر قرآنی شرائط کے مطابق میرے ساتھ مباہلہ کرے اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھے۔

مرزا طاہر کی مرزا قادیانی کے بیان سے کھلی بغاوت

قادیانی سربراہوں کی عادت ہے کہ وہ اپنی سازشوں کو اپنی پیش گوئی کی آڑ میں

چھپاتے ہیں اور جب وہ سازش کامیاب ہو جائے تو جھٹ سے اسے پیش گوئی اور مباہلہ کا انجام کہہ دیتے ہیں' مرزا طاہر کا بھی یہی حال ہے اس نے جون ۱۹۸۸ء میں مباہلہ کا کھلا چیلنج نامی پمفلٹ شائع کر دیا جسے بعد میں پیش گوئی کا رنگ دے دیا حالانکہ یہ نہ مباہلہ تھا نہ پیش گوئی' بلکہ یہ یکطرفہ دعا تھی۔ اسے مباہلہ کا نام دینا مرزا طاہر کی نہ صرف کھلی بد دیانتی ہے بلکہ اپنے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کے حکم کی صریح خلاف ورزی اور کھلی بغاوت ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے ۲۴ فرور ۱۸۹۹ء کو جی ایم ڈوئی ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں مولوی محمد حسین بٹالوی کو ایک توبہ نامہ لکھ کر دیا تھا کہ میں آئندہ محمد حسین بٹالوی یا اس کے کسی دوست یا پیرو کو مباہلہ کی دعوت نہیں دوں گا اور میں اپنے متبعین اور پیروکاروں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ جن باتوں کا اوپر میں نے اقرار کیا ہے وہ بھی ان کی پابندی کریں۔

مرزا قادیانی کے اس بیان کی رو سے تو مرزا طاہر کسی کو بھی دعوت مباہلہ دینے کا مجاز نہیں اگر وہ دعوت مباہلہ دیتا ہے تو پھر وہ مرزا قادیانی کا سچا پیروکار نہیں' قادیانی عوام خود فیصلہ کرلیں کہ مرزا طاہر مرزا غلام احمد کا پیروکار ہے یا اس کا باغی ؟ جو قدم قدم پر مرزا قادیانی کے بنائے ہوئے اصولوں کو پامال کر رہا ہے۔

ضیاء الحق کا نام زندہ ہے مٹا نہیں

جب جنرل محمد ضیاء الحق کو شہید کرنے کی عالمی سازش تیار ہو گئی' جس میں مرزا طاہر بھی برابر کا شریک ہے تو اس نے اس سازش کو مباہلہ اور پیش گوئی کے پردہ میں چھپا کر اعلان کر دیا' اور جب وہ سازش کامیاب ہو گئی تو مرزا طاہر نے اسے اپنی صداقت کی دلیل بنا لیا اور دعویٰ کیا کہ یہ اس کے اعلان مباہلہ کا نتیجہ ہے' اس وقت راقم نے جواباً" کہا تھا کہ یہ جھوٹ ہے اس لیے کہ ضیاء الحق مرحوم نے مرزا طاہر کے بیان اور پمفلٹ کو ذرہ بھر کوئی اہمیت نہ دی تھی' نہ کبھی اس کا جواب دیا تھا اور نہ میدان مباہلہ میں آنے کی کوئی بات ہوئی تھی اور نہ ہی وہ الفاظ جو اب مرزا طاہر کہہ رہا ہے اپنے پمفلٹ میں لکھے ہیں۔ اس کے باوجود مرزا طاہر کا یہ اعلان کہ اس کا نام و

نشان مٹ گیا ہے، کھلا جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔

اب تک اس کا نام ہر جگہ زندہ جاوید ہے، آج بھی اس کا نام ادب و احترام سے لیا جاتا ہے۔ دنیا کے کئی اسلامی ملکوں میں اس کے چاہنے والے اس کا نام لینے والے اس کے لیے دعائیں کرنے والوں کی بھی کمی نہیں، کون نہیں جانتا کہ ضیاء الحق کے بیٹے جناب اعجاز الحق کی اسمبلی میں آمد اسی شہید کی صدائے بازگشت ہے ورنہ موصوف کا اسمبلی میں آنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

مجتہد لوگ مر نہیں سکتے وہ فقط راستہ بدلتے ہیں، ان کے نقش قدم سے صدیوں تک منزلوں کے چراغ جلتے ہیں۔ اگر اس کا نام مٹنا ہے تو پھر یہ مٹنا مرزا طاہر ہی نہیں، مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروؤں کے لیے بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گا اس لیے کہ مرزا قادیانی کے کفریات کے نتیجے میں عالم اسلام کی اعلیٰ عدالتوں اور حکومتوں نے مرزا قادیانی کا نام کچھ اس طرح مٹایا کہ آج انہیں اپنا وجود سنبھالنا مشکل ہو گیا ہے۔ حق یہ ہے کہ ضیاء الحق کا نام اب بھی زندہ ہے اور اس کا نافذ کردہ آرڈیننس آج بھی قادیانیوں کے سروں پر ایک لٹکتی تلوار ہے۔ مرزا طاہر کا اس عالمی سازش کو مباہلہ کا نتیجہ قرار دینا غلط بیانی اور جھوٹ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

لندن کے تاریخی پارک میں مرزا طاہر کا انتظار

روزنامہ جنگ لندن میں پہلے راقم نے مرزا طاہر کو ریجنٹ پارک کے اسلامک سنٹر میں مباہلہ کے لیے آنے کی دعوت دی لیکن اسے وہاں آنے کی ہمت نہ ہو سکی تھی، اسے اندیشہ تھا کہ یہاں عرب ممالک کے علماء اسے قابو کر لیں گے اور اس کا جواب دینا بھاری پڑ جائے گا اور سب دیکھ لیں گے کہ اس پر ذلت و نکبت کی مار کس طرح پڑی ہے۔ چنانچہ ہم نے اسے ایک کھلے میدان میں بلایا تا کہ وہ اب کسی قسم کا کوئی بہانہ نہ کر سکے۔ اعلان کے مطابق راقم علماء کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ وہاں پہنچ گیا، راقم کے ہمراہ مناظر اسلام ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب، فضیلۃ الشیخ مولانا عبد الحفیظ مکی، حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب، مولانا میاں محمد اجمل صاحب قادری، مولانا قاری عبد

الحئی عابد صاحب، حافظ طاہر محمود اشرفی صاحب سیکرٹری پاکستان علماء کونسل، بلجیم کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر حاجی عبد الحمید صاحب، برطانیہ کے علماء میں سے مولانا قاری محمد طیب عباسی، مولانا قاری محمد عمران جہانگیری، مولانا امداد الحسن، قاری عبد الرشید، مولانا سید اسد اللہ طارق کے علاوہ جناب بھائی محمد اقبال سکرانی اور دیگر ممتاز لوگ بھی تھے۔ روزنامہ جنگ لندن کی ۶ اگست کی اشاعت میں اس کی تفصیل شائع ہوئی جو درج ذیل ہے۔

مرزا طاہر نے ہائیڈ پارک میں نہ آکر قادیانیت کے جھوٹ پر مہر ثبت کر دی ہے، مرزا طاہر جہاں چاہے مباہلہ کے لیے آ جائے، ہم اس کا ہر جگہ اور تاریخ پر مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں، عالم اسلام قادیانیت کے عزائم کو بے نقاب کر کے رہے گا۔ مرزا طاہر نے ہمیشہ راہ فرار اختیار کی ہے، یہ بات مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ہائیڈ پارک میں گزشتہ روز دوپہر ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک دعوت مباہلہ کے وقت مرزا طاہر کا انتظار کرتے ہوئے کہی۔ اس موقع پر برطانیہ کے سینکڑوں مسلمان اور علماء بھی موجود تھے، انہوں نے کہا مرزا طاہر نے مباہلہ کا چیلنج نہ قبول کر کے اور ہائیڈ پارک میں نہ آکر قادیانیت کے جھوٹ کو واضح کر دیا ہے، اب اگر مرزا طاہر میں جرات ہے تو وہ خود تاریخ اور مقام کا اعلان کرے، انہوں نے کہا کہ جب بھی مرزا طاہر دعوت مباہلہ قبول کر کے میدان میں آئے گا خدا کے عذاب کا شکار ہو جائے گا..... اس موقع پر برطانیہ کے مسلمانوں نے مولانا منظور احمد چنیوٹی سے قادیانیت کے بارے میں مختلف سوالات کیے اور عالم اسلام کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک متعدد علماء نے قادیانیت کے مسئلہ پر مسلمانوں کو آگاہ کیا..... مباہلہ کے اختتام پر دعا کرتے ہوئے مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ تو نے حق کو فتح دی اور باطل کو ذلیل کر دیا اور کہا کہ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مرزا طاہر اور اس کی ذریت کو ہدایت کی توفیق دے۔

راقم نے آج سے ۳۲ سال قبل مرزا طاہر کے باپ مرزا بشیر الدین کو پاکستان میں دعوت مباہلہ دی تھی۔ اس وقت کئی قادیانی یہ کہتے تھے کہ مزہ تو تب آئے جب چنیوٹی برطانیہ میں مباہلہ کی دعوت دے کر دکھائے، آج وہ قادیانی دوست زندہ ہوں تو دیکھ لیں

کہ انگریزوں کے اس خود کاشتہ پودے کو اسی کے کشت اقتدار میں کس طرح لا پچھاڑا ہے اور مرزا قادیانی کا پوتا مرزا بشیر الدین کا بیٹا قادیانیوں کا بہادر سپاہی کس طرح اس راقم کے سامنے آنے سے خوف کھا رہا ہے اور اسے اتنی بھی ہمت نہیں ہوتی کہ اپنے دادا کو سچا ثابت کرنے کے لیے اپنے گھر سے نکل سکے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

راقم آج پھر سے اپنے اس چیلنج کو دہراتا ہے کہ مرزا طاہر جب بھی چاہے اور جہاں چاہے راقم کے ساتھ آمنے سامنے ہو کر مباہلہ کرے اور تاریخ اور جگہ کا تعین کر کے راقم کو اطلاع کرے، راقم احقاق حق اور ابطال باطل کے لیے مباہلہ کرنے پر تیار ہے۔ مرزا طاہر جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعہ اپنی شکست اور بزدلی پر پردہ نہیں ڈال سکتا۔ قادیانیوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے سربراہ کو اس خدائی فیصلے کے لیے میدان مباہلہ میں لے آئیں اور ہم انہیں بتائے دیتے ہیں کہ ان کی لاکھ درخواست اور اصرار کے باوجود مرزا طاہر کبھی اس کے لیے آمادہ نہ ہو گا اگر انہیں یقین نہ ہو تو اپنے سربراہ ہی سے دریافت کر لیں کہ وہ اس راقم کے آمنے سامنے ہونے کے لیے کب تیار ہے؟

اگر مرزا طاہر اس راقم کے سامنے آنے کے لیے کسی بھی قیمت پر تیار نہ ہو تو پھر قادیانیوں کو چاہئے کہ اپنے غلط اور کفریہ عقیدہ پر پھر ایک مرتبہ غور کریں انہیں خود پتہ چل جائے گا کہ اس میں سوائے ظلمتوں اور نجاستوں کے اور کچھ نہیں ہے اور اس کا انجام جہنم کی آگ ہے جہاں سے کبھی نکلنا نصیب نہ ہو گا۔ فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین

اللہ تعالٰی ناواقف قادیانیوں کو قادیانیت کا سیاہ اور بھیانک چہرہ دکھا کر انہیں اسلام کی دولت عطا فرمائے۔ آمین — وما علینا الا البلاغ المبین

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلہ کے نام سے
فرار کفر جس طرح ہو بیت الحرام سے

(مولانا ظفر علی خان)

متعدد علماء کی طرف سے مرزا طاہر احمد کو مباہلے کا چیلنج

برمنگھم میں علماء کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا گیا مرزا طاہر احمد کو ہائیڈ پارک میں آنے کی دعوت

مانچسٹر (نمائندہ جنگ) مرزا طاہر احمد کے اس بیان کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالٰی کی طرف سے قوم پر بڑی پکڑ نے والی ہے۔ مختلف علماء نے شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے مولانا ضیاء القاسمی جو جو آج کل برطانیہ کے دورہ پر ہیں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مرزا طاہر احمد کا بیان پاکستان کی بقاء اور سالمیت کے خلاف کسی گہری سازش کے مترادف ہے جو قادیانی ہمیشہ کے لئے پاکستان کے خلاف چلے آئے ہیں اس سلسلہ میں غور کرنے کے لئے انہوں نے علمائے برطانیہ کا اہم ہنگامی اجلاس ۷ اگست کو مدرسہ قاسم العلوم برمنگھم میں طلب کر لیا ہے۔ مولانا ضیاء القاسمی علماء کونسل پاکستان کے جنرل سیکرٹری طاہر اشرفی مولانا امداد الحسن نعمانی مولانا عباس نے مشترکہ بیان میں جماعت احمدیہ کے سربراہ کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے ۵ اگست ۱۹۹۵ء کو ہائیڈ پارک میں دوپہر بارہ بجے سے ۲ بجے تک ہائیڈ پارک لندن یا ریجنٹ پارک مسجد کے صحن میں مباہلہ کی دعوت دی ہے ان علمائے کرام نے اپنے بیان میں کہا کہ مرزا طاہر احمد کے والد اور دادا بھی مباہلوں کی دعوتوں کے اعلان کر کے میدان میں نہیں آتے رہے اس کے علاوہ ہم علماء یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ وہ پاکستان یا دنیا کے کسی بھی ملک میں مباہلہ کا ہمارا چیلنج قبول کریں۔

مانچسٹر ۲۴ اگست ۱۹۹۵ء

مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مرزا طاہر احمد کو پھر مباہلہ کا چیلنج کر دیا

مرزا طاہر احمد مجھ سے مباہلہ کریں پھر قدرت کا تماشہ دیکھیں

انکے والد کو بھی ۱۹۵۶ء میں مباہلہ کی دعوت دی تھی مگر وہ مقررہ دن اور وقت پر پہنچے ہی نہیں تھے

جنرل ضیاء الحق مرحوم مرزا طاہر احمد کے مباہلہ کا نہیں بلکہ کسی عالمی سازش کا شکار ہوئے

مانچسٹر (نمائندہ جنگ) مرزا طاہر ریجنٹ پارک کی مرکزی مسجد میں آکر میرے ساتھ مباہلہ کریں اور پھر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھیں جنرل ضیاء الحق مرزا طاہر کے مباہلہ کا شکار نہیں بلکہ ایک سازش کا شکار ہوئے تھے کیونکہ مباہلہ تو ہوا ہی نہیں۔ ختم نبوت کے عالمی رہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی سابق ممبر پنجاب اسمبلی نے مرزا طاہر کے حالیہ بیان کو واقعات و حقائق کے خلاف اس کی بوکھلاہٹ قرار دیتے ہوئے انہیں پھر چیلنج کیا ہے کہ وہ حق و باطل کے تصفیہ کے لئے قرآنی شرائط

کے مطابق ایک میدان میں اپنے ساتھیوں اور خاندان کے ہمراہ آئیں اور میرے ساتھ مباہلہ کریں میں نے جنوری ۱۹۵۶ء میں اس کے باپ مرزا بشیرالدین محمود کو مباہلہ کی دعوت دی تھی کافی مراسلت اور اور موکد کے بعد انہوں نے مجھ سے سند نمائندگی طلب کی تھی میں نے صرف ایک نہیں بلکہ ملک کی چار مشہور جماعتوں جمعیت علمائے اسلام، جمعیت اشاعت التوحید والسنہ، تنظیم اہلسنّت اور مجلس تحفظ ختم نبوت کل پاکستان کے سربراہوں کی طرف سے چار عدد سندات نمائندگی پیش کردیں پھر دریائے چناب کے دو پلوں کے درمیان جگہ چکی (وادی عزیز) مقرر کی اور عید کا دن مقرر کیا گیا لیکن پھر دنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ راقم اپنے رفقاء کے ہمراہ مقررہ جگہ پر وقت مقررہ پر پہنچ گیا اور عصر کی نماز تک وہاں انتظار کرتا رہا لیکن مرزا بشیرالدین محمود یا کوئی نمائندہ میدان میں پہنچنے کی جرات نہ کرسکا۔ مسلمانوں نے ہزاروں کی تعداد میں اس فتح عظیم پر دریا سے لیکر شہر چنیوٹ کی شاہی مسجد تک جلوس کی شکل میں مجھے پہنچایا اور شکرانے کے نفل ادا کئے اسکے بعد جب تک وہ زندہ رہے ہر سال میں اپنی دعوت مباہلہ کو دھراتا رہا لیکن وہ ذلت و رسوائی کی موت سے دوچار ہو کر اس دنیا سے گزر گئے اور مباہلہ کرنے کی جرات نہ کرسکے اور اسکے مرنے کے بعد جب ان کا بیٹا مرزا ناصر احمد جانشین مقرر ہوا تو اسے بھی اسی طرح مباہلہ کی دعوت دی وہ بھی مرتے دم تک سامنے آکر مباہلہ کرنے کی جرات نہ کرسکا پھر قادیانی جماعت کا موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد جانشین مقرر ہوا تو انہیں مباہلہ کی دعوت دی انہیں بھی دعوت مباہلہ قبول کرنے کی جرات نہ ہوئی جب وہ ضیاء الحق شہید کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد ۱۹۸۴ء میں اپنی جماعت کو بے یار و مددگار چھوڑ کر انگلستان منتقل ہو گئے تو راقم نے یہاں بھی آکر تعاقب کیا اور ۱۹۸۵ء میں ویمبلے ہال لندن میں ہزاروں سامعین کی موجودگی میں اسے مباہلہ کی دعوت دی لیکن اسے قبول کرنے کی جرات نہ ہوئی لیکن جب عالمی سازش کے تحت جنرل ضیاء الحق مرحوم کے خلاف ایک پلان تیار کرلیا تو جون ۱۹۸۸ء میں ایک پمفلٹ کے ذریعہ ضیاء الحق مرحوم اور دیگر کئی ایک علماء کو مباہلہ کا چیلنج کردیا ہم نے اسی وقت کہا کہ یہ مباہلہ نہیں بلکہ مباہلہ کی آڑ میں ضیاء الحق وغیرہ کو ہلاک کرنے کے لئے ایک خطرہ کا الارم ہے کیونکہ مباہلہ تو شرعاً اسکا نام ہے کہ دونوں فریق ایک میدان میں اکٹھے ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا کریں کہ اے اللہ ہم میں سے تیری نگاہ میں جو جھوٹا اور کذاب ہے اسے دوسرے کی زندگی میں ایک یا ایک سال کی مدت میں ہلاک کر گھر بیٹھ کر یکطرفہ دعا کا نام مباہلہ نہیں ضیاء الحق مرحوم نے تو مرزا طاہر کے مضمون کو کوئی اہمیت نہ دی لیکن دیگر علماء جنہیں اس نے اپنا پمفلٹ

مباہلہ بھیجا تھا اس میں سے کئی ایک نے اس کی دعوت قبول کرتے ہوئے اسے چیلنج کیا چنانچہ مرزا طاہر نے راقم کے نام بھی خصوصیت سے وہ پمفلٹ بھجوایا میں نے فوراً اس کا رجسٹری لیٹر کے ذریعہ جواب دیا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے میری دعوت مباہلہ کو اتنی مدت کے بعد قبول کیا اب جگہ اور وقت کا بھی آپ تعین کردیں کہ اگر آپ پاکستان نہیں آسکتے تو میں انگلینڈ آنے کو تیار ہوں ربوہ ختم نبوت کانفرنس پر میں نے اپنے خط کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر مرزا طاہر میرے ساتھ باقاعدہ ایک میدان میں آکر شرعی مباہلہ کرے تو قدرت خدا کا تماشہ دیکھے کہ ایک سال کے اندر اس پر خدا کا کیسا عذاب نازل ہوتا ہے ان شاء اللہ راقم زندہ رہے گا اور مرزا طاہر خدا کی گرفت میں آجائے گا لیکن ربوہ کے جھوٹے نامہ نگار نے اپنے پاس سے خبر لگادی کہ مولانا چنیوٹی نے کہا ہے کہ احمدیت کا نام ونشان ایک سال میں مٹ جائے گا چنانچہ جب ٹیپ ریکارڈ سے اصل تقریر سنی گئی تو ادارہ جنگ نے اس پر معذرت شائع کی۔ راقم اب بھی اپنے بیان پر قائم ہے اور مرزا طاہر کو چیلنج کرتا ہے کہ وہ ریجنٹ پارک کے مرکز اسلامی میں آکر میرے ساتھ مباہلہ کرے اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھے۔

۴ اگست ۱۹۹۵ء مانچسٹر

مباہلہ ○ علماء آج ہائیڈ پارک میں مرزا طاہر احمد کا انتظار کریں گے

مولانا چنیوٹی، مولانا ضیاء القاسمی، عبدالحفیظ مکی، علامہ خالد محمود اور دیگر علماء ۱۲ سے ۲ بجے تک سپیکر کارنر پر موجود ہونگے

لندن (پ ر) متعدد مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کو مباہلہ کا چیلنج دیتے ہوئے آج دوپہر بارہ بجے سے دو بجے تک ہائیڈ پارک سپیکر کارنر میں مرزا طاہر کا انتظار کرنے کا اعلان کیا ہے ممتاز اسلامی سکالرز اور پاکستان علماء کونسل کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا حافظ محمد طاہر محمود اشرفی نے مباہلہ کی تفصیلات کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ آج پانچ اگست دوپہر ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک عالم اسلام کے ممتاز قائدین ختم نبوت کے باغی مرزا طاہر کا ہائیڈ پارک میں انتظار کریں گے اگر مرزا طاہر میں جرات ہے تو وہ مباہلہ کے لئے ہائیڈ پارک میں آجائے انہوں نے کہا کہ ہائیڈ پارک میں عالم اسلام کے قائدین مولانا منظور احمد چنیوٹی مولانا ضیاء القاسمی الشیخ ملک عبدالحفیظ المکی علامہ خالد محمود مولانا امداد الحسن نعمانی مولانا قاری طیب عباسی مولانا امداد اللہ القاسمی سمیت مختلف تحریکوں کے سربراہ آئیں گے حافظ اشرفی نے کہا کہ مسلمانان برطانیہ بھرپور دینی جذبہ سے ہائیڈ پارک کے سپیکر کارنر پر پہنچیں گے لیکن ہم مرزا طاہر

کو گارنٹی دیتے ہیں کہ خدائی عذاب کے علاوہ ان کو کوئی شخص نقصان نہیں پہنچائے گا وہ اپنے باڈی گارڈز سمیت آئے ہم نہتے آئیں گے۔

لندن ۵ راگست ۱۹۹۵ء

مرزا طاہر احمد میں جرات ہے تو وہ مولانا چنیوٹی کی دعوت مباہلہ قبول کریں

مولانا منظور احمد چنیوٹی کے ہمراہ متعدد ممتاز علماء بھی مباہلے کے مقام پر موجود ہونگے مولانا ضیاء القاسمی

مانچسٹر (نمائندہ جنگ) مرزا طاہر احمد میں اگر جرات اور ہمت ہے تو وہ مولانا منظور احمد چنیوٹی کی دعوت مباہلہ قبول کر کے اپنے خاندان سمیت میدان میں آکر مباہلہ کریں میرا دعویٰ ہے کہ مرزا طاہر احمد زہر کا پیالہ تو پی سکتے ہیں مگر مولانا منظور احمد چنیوٹی سے مباہلہ نہیں کریں گے یہ بات مولانا ضیاء القاسمی چیئرمین سپریم کونسل سپاہ صحابہ اور مرکزی راہنما ملی یکجہتی کونسل پاکستان نے بولٹن میں علماء کے مختلف وفود سے باتیں کرتے ہوئے کہی مولانا ضیاء القاسمی نے کہاکہ مرزا طاہر احمد اور قادیانی جماعت کئی بار مولانا چنیوٹی سے شکست کھا چکے ہیں مولانا منظور احمد چنیوٹی اس وقت پوری دنیا میں قادیانیوں کے مقابلہ کے لئے سیسہ پلائی دیوار ہیں دنیا بھر کی مذہبی دینی جماعتوں اور شخصیات کی انہیں تائید حاصل ہے اور وہ قادیانی جماعت کی پوری تاریخ اور ان کے دجل و فریب سے پوری طرح واقف ہیں اس لئے قادیانی خلافت کے محلات میں ان کا خوف اور دبدبہ قائم ہے یہی وجہ ہے کہ گزشتہ دنوں انہیں پوری دنیا میں قادیانیت کا مقابلہ کرنے کے لئے علما کے ایک اجلاس میں کنونیئر مقرر کیا گیا ہے وہ مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی سطح پر ایک تنظیم قائم کر رہے ہیں جس میں تمام مکاتب فکر دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث شریک ہوں گے۔ مولانا ضیاء القاسمی نے کہاکہ اب وقت آگیا ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان متحد ہو کر قادیانیت کے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں مولانا ضیاء القاسمی نے کہاکہ مولانا چنیوٹی جس وقت اور جہاں مرزا طاہر سے مباہلہ کرنے کے لئے جائیں گے اپنے رفقاء مولانا الشیخ عبدالحفیظ مکی مولانا امداد الحسن نعمانی مولانا قاری طیب عباسی، مولانا امداداللہ قاسمی مولانا قاری عبدالحئی، مولانا طاہر اشرفی، مولانا موسیٰ قاسمی، مولانا داؤد مفتاحی، حافظ محمد اقبال رنگونی، مولانا بلال، مولانا محمد حسن، حافظ عبدالحمید، حافظ عبدالواحد، مولانا قاری حماء اللہ مولانا شفیق

الرحمٰن، مولانا سعید الرحمٰن تنویر، مولانا منیر قاسم، مولانا اکرم مولانا حسن کے ساتھ وہاں پہنچ جاؤں گا

مانچسٹر ۵ راگست ۱۹۹۵ء

امام کعبہ کی طرف سے مسلمانوں کی عظیم فتح پر مبارک باد

مرزا طاہر احمد کا مباہلے سے فرار مسلمانوں کی فتح عظیم ہے ☆ امام کعبہ

برمنگھم (پ ر) مولانا عبدالحفیظ مکی کی قیادت میں مولانا منظور احمد چنیوٹی مولانا ضیاء القاسمی صاحب زادہ امداد الحسن نعمانی مولانا قاری محمد طیب عباسی نے امام کعبہ محمد بن عبداللہ السبیل سے لینڈ پارک ہوٹل لندن میں ملاقات کی امام کعبہ نے کہاکہ مولانا چنیوٹی کے مقابلے میں مرزا طاہر احمد کا ہائیڈ پارک کارنر میں مباہلے میں نہ آنا مسلمانوں کی فتح عظیم ہے امام کعبہ نے کہاکہ یورپ کی سرزمین پر یہ پہلا موقعہ ہے کہ جس میں قادیانی امت کے سربراہ نے راہ فرار اختیار کی۔ انہوں نے کہاکہ آج کا دن مسلمانوں کے لئے زبردست خوشی کا دن ہے انہوں نے کہاکہ اسلامی رو سے مباہلے کا معنی ہی یہی ہے کہ دونوں فریق ایک میدان میں جمع ہوں گھر بیٹھ کر دعا کرنا مباہلہ نہیں کہلاتا بلکہ یہ میدان مباہلے سے کھلا فرار ہے امام کعبہ نے کہاکہ مولانا عبدالحفیظ مکی مولانا منظور احمد چنیوٹی مولانا ضیاء القاسمی اور دیگر علمائے کرام نے مرزا طاہر احمد کے چیلنج کو قبول کر کے پوری دنیا کے مسلمانوں کی نمائندگی کی ہے انہوں نے کہاکہ مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لاکر جدید لائنوں پر کام کرنا چاہئے۔

برمنگھم ۵ راگست ۱۹۹۵ء

مباہلہ، مولانا منظور احمد چنیوٹی ہائیڈ پارک میں مرزا طاہر کا انتظار کرتے رہے

مرزا طاہر احمد میں جرات ہے تو وہ خود مباہلے کی تاریخ اور مقام کا اعلان کریں۔ اجتماع سے علماء کا خطاب

مباہلہ دعا سے خدائی فیصلہ طلب کرنے کا نام ہے مخصوص جگہ جمع ہونے کی ضرورت نہیں، ترجمان جماعت احمدیہ

لندن (جنگ نیوز) مرزا طاہر نے ہائیڈ پارک میں آکر قادیانیت کے جھوٹ پر مہر ثبت کردی ہے مرزا طاہر جہاں چاہئے مباہلہ کے لئے آجائے ہم اس کا ہر جگہ اور تاریخ پر مقابلہ کے لئے تیار ہیں عالم اسلام قادیانیت کے عزائم کو بے نقاب کر کے رہے گا مرزا طاہر نے ہمیشہ راہ فرار اختیار

کی ہے یہ بات مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ہائیڈ پارک میں گزشتہ روز دوپہر ۱۲ بجے سے دو بجے تک دعوت مباہلہ کے وقت مرزا طاہر کا انتظار کرتے ہوئے کہی اس موقع پر برطانیہ کے سینکڑوں مسلمان اور علما بھی موجود تھے انہوں نے کہاکہ مرزا طاہر نے مباہلہ کا چیلنج قبول نہ کرکے اور ہائیڈ پارک میں نہ آکر قادیانیت کے جھوٹ کو واضح کردیا ہے اب اگر مرزا طاہر میں جرات ہے تو وہ خود تاریخ کا اعلان کرے انہوں نے کہاکہ جب بھی مرزا طاہر دعوت مباہلہ قبول کرکے میدان میں آئے گا خدا کے عذاب کا شکار ہوجائے گا اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہاکہ ۱۹۸۵ء سے ہم نے مرزا طاہر کا تعاقب جاری رکھا ہوا ہے اور اسی سلسلے میں ۱۹۸۵ء میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس ہوئی اور ہم نے واضح طور پر کہا ہے کہ ہم جھوٹے کا تعاقب جاری رکھیں گے اس سلسلے میں عالمی تنظیم بھی قائم کی جارہی ہے انہوں نے کہاکہ آج سچ کی فتح ہوئی ہے اور باطل رسواء ہوا ہے انہوں نے کہاکہ ہم جلسوں اور کانفرنسوں کی بجائے ٹھوس بنیادوں پر قادیانیت کے خلاف کام کریں گے۔ مولانا ملک عبدالحفیظ المکی نے کہاکہ قادیانیت پورے عالم اسلام میں بے نقاب ہوگئی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ آج پورے قادیانیت کا چہرہ بے نقاب ہوگیا ہے ہم برطانیہ کے علماء اور مسلم عوام کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس اہم موقع پر ہمارا ساتھ دیا پاکستان علماء کونسل کے مرکزی سیکرٹری جنرل حافظ محمد طاہر محمود اشرفی نے کہاکہ مرزا طاہر احمد میں جرات ہے تو وہ سامنے آئے مولانا منظور احمد چنیوٹی عالم اسلام کے رہنما ہیں اور عظیم مبلغ ہیں مرزا طاہر ان کے خلاف جھوٹے بیانات بند کرے اس موقع پر مولانا علامہ خالد محمود قاری عبدالحئ عابد مولانا میاں محمد اجمل قادری مولانا امداد الحسن نعمانی مولانا قاری طیب عباسی مولانا سعداللہ طارق مولانا قاری عبدالرشید رحمانی مولانا عمرن جہانگیری حاجی عبدالمجید (بلجیم) مولانا شریف احمد اور سینکڑوں علماء بھی موجود تھے اس موقع پر پاکستانی برطانیہ کے مسلمانوں کے علاوہ مختلف عرب ممالک کے مسلمان اور نوجوان بھی موجود تھے عالم اسلام کی مختلف تحریکوں کے رہنما گزشتہ روز ہائیڈ پارک سپیکرز کارنر پر مرزا طاہر کا انتظار کرتے ہوئے مختلف ٹولیوں کی شکل میں دعا اور ذکر اذکار میں مشغول ہے ملک عبدالحفیظ المکی نے دعا کروائی اور ذکر کروایا اس موقع پر برطانیہ کے مسلمانوں نے مولانا منظور احمد چنیوٹی سے قادیانیت کے

بارے میں مختلف سوالات کیئے اور عالم اسلام کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا ۱۲ بجے سے دو بجے تک متعدد علما نے قادیانیت کے مسئلہ پر مسلمانوں کو آگاہ کیا برطانیہ کے مسلمان وقتاً فوقتاً پانی اور مشروبات کے ذریعے مسلمانوں اور علماء کی تواضع کرتے رہے مباہلہ کے اختتام پر دعا کرتے ہوئے منظور احمد چنیوٹی نے کہاکہ اے اللہ تعالیٰ نے تو حق کو فتح دی اور باطل کو ذلیل کردیا ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مرزا طاہر اور اس کی ذریت کو ہدایت کی توفیق دے۔

دریں اثناء جماعت احمدیہ کے ترجمان رشید احمد چوہدری نے کہاکہ مولوی منظور احمد چنیوٹی اور دیگر افراد سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے ایک بار پھر اخباری بیانات کے ذریعہ مطالبے کررہے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد ان کے روبرو آکر مباہلہ کرے اس کے لئے کبھی ریجنٹ پارک کا اور کبھی ہائیڈ پارک کا نام لیا جارہا ہے جہاں تک ایک میدان میں اکٹھے ہوکر مباہلہ کرنے کا تعلق ہے ہم بار بار اعلان کرچکے ہیں کہ مباہلہ دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے فیصلہ طلبی کا نام ہے اس کے لئے کسی مخصوص مقام پر اجتماعی ضروری نہیں۔

لندن ۶ر اگست ۱۹۹۵ء

جمعیت علمائے اسلام برطانیہ کی طرف سے مسلمانوں کو اور مولانا چنیوٹی کو مبارک باد

برمنگھم (پ ر) جمعیت علماء برطانیہ کے مرکزی رہنماؤں مولانا ڈاکٹر اختر رسول غوری مولانا قاری تصور الحق مولانا محمد عرفان غوری مولانا عبدالواحد مولانا سید سلیم شاہ گیلانی مولانا قاری حق نواز حقانی اور مولانا محمد قاسم نے مشترکہ بیان میں مولانا منظور احمد چنیوٹی اور ان کے ساتھی علماء کرام کو مرزا طاہر قادیانی کے مقابلہ میں مباہلہ کے لئے سامنے آنے پر مبارک باد پیش کی۔ جمعیت کے رہنماؤں نے کہاکہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں بھی مولانا چنیوٹی کا نمایاں اور موثر کردار کسی سے مخفی نہیں جمعیت علماء برطانیہ کے رہنماؤں نے کہاکہ وہ مولانا چنیوٹی کی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں انجام دی جانے والی خدمات کے دلی طور پر معترف ہیں اور اس سلسلہ میں ان پر مکمل اعتماد کرتے ہیں اور انہیں جس طرح کا تعاون مقصود ہوگا جمعیت کے رہنماؤں اور کارکنوں کو وہ گریزاں نہیں پائیں گے۔

برمنگھم ۶ر اگست ۱۹۹۵ء